غزلیں

پروفیسر احسن رضوی

○

رہتے اس طرح کے مکان میں ہیں
ہم زمیں پر نہ آسمان میں ہیں

وقت کی دھوپ میں تپے ہی نہیں
آج جو لوگ سائبان میں ہیں

کیوں نہ ہوں واقفِ نشیب و فراز
ہم بھی رہتے اِسی جہان میں ہیں

چل کے آئے ہیں کافی دُور سے ہم
اس لیے ہم ذرا تکان میں ہیں

آزمائش کوئی ہو، فکر نہیں
ہم تو عرصے سے امتحان میں ہیں

کون ٹھہرا ہے وقت کے آگے
آپ کس سوچ، کس گمان میں ہیں

بات ماضی کی کیوں کریں احسنؔ
مسئلے جو ہیں، ورتمان میں ہیں

B-1/4، بالدارروڈ کالونی، نشاط گنج، لکھنؤ، موبائل:9415016906

پروفیسر کرامت علی کرامت

○

آسمانوں میں جا کر بسیں گے، فطرتاً گو ہیں ہم لوگ خاکی
ہم بنائیں گے ٹھوکر سے رستہ، اب ضرورت نہیں رہنما کی

کشتیِ زندگی کے مسافر، ناخدا بننا آساں نہیں ہے
بادباں باندھنے سے ہی پہلے، سمت تو بھانپ لو تم ہوا کی

اس قدر تم ہو عادی دوا کے، بے دوا چین تم کو نہیں ہے
عشق کرنا اگر ہو تو کھا لو، لا کے بس چند ٹکیاں دوا کی

تم دعاؤں کے قائل نہیں ہو، پہلے بھیجو دُعا آسماں تک
صدقِ دل سے خدا ہی سے مانگو، طاقتیں آزما لو دُعا کی

ایک شے کو پرکھنے کی خاطر، زاویے کتنے ہوتے ہیں لوگو!
رنگ دیکھا ہے اب تک حنا کا، خوشبوئیں سونگھ لو تم حنا کی

پھول، پتّے، پہاڑ اور نہریں، جھیل، آکاش سب میں وہی ہے
حسن ہی حسن پھیلا ہوا ہے، دیکھ لو صورت اس مہ لقا کی

مردِ عارف کے دل میں کرامتؔ، جل رہا ہے جو ایماں کا شعلہ
لاکھ اس کو بجھاؤ ہوا سے، کم نہ ہوگی کبھی تابنا کی

رحمت علی بلڈنگ، دیوان بازار، کٹک، موبائل: 9861579171